

○ جماعت اسلامی: اسلام کے جامع تصور اور انقلابی نظریے پر ایک جماعت کا قائم ایک ایسا کام ہے جو کا تجدید میں معروف کسی شخصیت سے نہ ہو سکا۔ یہ موقع اللہ تعالیٰ نے سید مودودی کو فراہم کیا۔ دور جدید کے فوائد میں سے ایک فائدہ یہ ہے کہ آزادی اور جمہوریت کے تصور کے پیش نظر جماعت سازی ممکن ہوئی۔ دور ملوکیت میں کام کرنے والے رجال تجدید کے لیے یہ کام شاید مشکل تھا، اس لیے یہ نہ ہو سکا، دور حاضر کی سہولتوں نے اسے ممکن بنایا۔ جماعت اسلامی اس تصور دین کی امین ہے جو سید مودودی نے قرآن و سنت سے اخذ کر کے پیش کیا ہے اور اس نظام فکر کی داعی ہے جسے سید مودودی نے مرتب کیا ہے۔ جماعت اسلامی اور سید مودودی کا نظام فکر لازم و ملزم ہیں۔ دونوں ایک ساتھ چلیں گے، دونوں کی ایک ہی بنیاد ہے اور وہ ہے سید مودودی کی شخصیت اور ان کی تعبیر دین۔ جماعت اسلامی اگر سید مودودی کی تعبیر دین سے الگ ہوتی ہے تو وہ مذہبی یا سیاسی جماعت تو رہے گی، لیکن جماعت اسلامی نہ ہوگی۔

کار تجدید میں سید مودودی کا کارنامہ بے مثال ہے۔ وہ نہ صرف اپنے دور میں مسلمانوں کی علمی روایت کے شاهنشین ہیں، بلکہ تجدید و احیاء دین کی فکری و عملی کاوشوں میں بھی قابلہ سالار ہیں۔ وہ ہماری پوری مسلم تاریخ میں بالعموم اور عصر جدید میں بالخصوص اپنی فکر اور کام کے حوالے سے نمایاں حیثیت کے حامل رہیں گے۔ جو لوگ شخصیت پرستی کے ذریعے سید مرحوم کے بارے میں دبی زبان سے بات کرتے ہیں، انھیں اس امر کا ادراک ہونا چاہیے کہ تعبیر دین کے بارے میں سید مودودی سے صرف نظر کر کے ہم کہیں نہیں جاسکتے۔ سید مودودی کا حوالہ اتنا طاقت و رحوالہ ہے کہ اسے نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ یہ امر دل چھپی کا باعث ہو گا کہ سید مودودی کی تعبیر دین اب مسلمہ تعبیر دین ہے اور جسے کم و بیش ان لوگوں نے بھی اپنالیا ہے جو ان کی مخالفت کرتے تھے، مثلاً ”اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے“ کا جملہ سید مودودی نے استعمال کیا۔ اس کی حیثیت ایک مسلمہ اصول کی ہی نہیں ہے بلکہ یہ ایک نظر کی حیثیت اختیار کر گیا ہے اور یہ نظر وہ لوگ بھی لگا رہے ہیں جو اس کی تہہ میں پوشیدہ تعبیر دین اور نظام فکر سے ناواقف یا خلاف ہیں۔ یقیناً تجدید دین حق کے حوالے سے سید مودودی کا یہ بے مثال کارنامہ ہے۔

ہماری نئی کتابیں

90	پروفیسر؛ اکٹر محمد ویم اکبر شخ	جوہ باری تعالیٰ
90	فضل کرم خاں درانی	سرور دو عالم مصلی اللہ علیہ وسلم
90	نور محمد قریشی ایڈو کیٹ	حیات تج اور ختم نبوت
300	نظر ثانی: پروفیسر؛ اکٹر سعیل حسن	الموسوعۃ القسانیۃ (عربی ایڈیشن)
250	نظر ثانی: پروفیسر؛ اکٹر سعیل حسن	سول کریمؐ کے عدای فیصلوں کا مستند جمیعہ
100	پروفیسر فروع احمد	الموسوعۃ القسانیۃ (اردو ایڈیشن)
150	ڈاکٹر مستفیض احمد علوی	نر آن اور تعمیر بیرت
100	ڈاکٹر مستفیض احمد علوی	غربی بہوریت، تحقیقت اور سراب
300	پروفیسر؛ اکٹر ایوب صابر	ہندیب کے فرزند
100	پروفیسر؛ اکٹر ایوب صابر	قبال لی خصیت پر امتراضات کا جائزہ
150	ڈاکٹر عبدالخاق	تاتا بڈلوط غائب
590	ڈاکٹر اخفاق احمد درک	حقیقت زکر
100	ڈاکٹر اخفاق احمد درک	روشنی میں طنز و مزاح
210	ڈاکٹر سنبل نگار	ایتیات (طنز و مزاح)
165	ڈاکٹر سنبل نگار	روشنی کا تینیدی مطالعہ
250	عدنان طارق	روشنی کا تقدیدی مطالعہ
600	سردار محمد چوہدری	مارخ میں سفر
200	سردار محمد چوہدری	ہبان جیت (خودنوشت سوانح حیات)
90	حکیم راحت نسیم سوہنروی	نسیم صدی کا سب سے بڑا انسان
90	کلیم راحت نسیم سوہنروی	نذریتی خزانوں سے علاج
		ماریاں اور ان کا بنا تائی علاج

فرست فکور، الحمدوار کیٹ، غزنی سڑیت، اردو بازار، لاہور
فون: 7320318 E-mail : hikmat100@hotmail.com

۱-۲۷۶



مَرْوِه بِيُورِتَنْجُ پِرَايُونِيٹ لَمِيدِڈ

بیوو ریج کی دنیا میں ابھرتا ہوا ستارہ
بین الاقوامی معیار پر تیار کردہ

کوکن کوکا

کول آپ

فریشنا

بہت جلد آپ کی مارکیٹ میں متعارف کروایا جا رہا ہے

مَرْوِه بِيُورِتَنْجُ پِرَايُونِيٹ لَمِيدِڈ

النصاف پلازہ، F-10، مرکز، اسلام آباد
فون: 2296814 - 2296991 - 51-92

داعیانِ حق قرآن و سنت کے پیامبر
تحریک اسلامی کے ذمہ داران مدرسین و مرتبی حضرات کے لیے

خوشنخبری

سلسلہ ہائے دروس کے لیے بھرپور معاونت

درس قرآن سیریز

اہتمام و پیش ڈاکٹر ریاض احمد

- تعمیر سیرت کے لیے
- مفید اور اثر انگیز موضوعات
- قرآنی آیات کا انتخاب
- احادیث مبارکہ کے حوالے
- سید مودودی کی فکری اساس

منتخب موضوعات پر 30 کتابچے

اچانک طے ہو جانے والے پروگرام کے لیے درس قرآن سیریز کا کتابچہ نکالیں اور بس تیاری کا آغاز کریں



- » ڈاکٹر ریاض احمد میڈیکل ڈائریکٹریٹریٹیشن چیلنج بیور آزاد شہر فون: 058610-43313، 4338-43385
- » ادارہ حمار کیم اسلامی مشورہ تائید و اعلان
- » اذار و مطہرات سیریز (لارام) ڈاکٹر ریاض حسن چکردار پڑھنی
- » اذار و مطہرات سیریز (لارام) ڈاکٹر ریاض حسن چکردار پڑھنی
- » مکتبی پڑھنیا اساتذہ اسلامی میڈیکل الجیم ایشن
- » شایعہ طبازہ تیزی ببر 112، ہلہ 8، مرکز اسلام آباد
- » مرکزی پڑھنی طلباء عربی پر ۴-ستارہ ملارد پارک، چکردار
- » مرکزی پڑھنی طلباء عربی پر ۴-ستارہ ملارد پارک، چکردار

ریاض ہسپیت
RIAZ HOSPITAL

علام اقبال روڈ میر پور آزاد کشمیر

سیل الہ الاعلیٰ مودودی کے دینی، طلبی اور نگری کا ربانے کے اعتراف میں

ایک خراج تحسین

مجموعہ مقالات

ارمنخان مودودی

سرتبیں: رفیع الدین ہاشمی، سلیمان مصوّر خالد

- مولانا مودودی کے ہاں تصویر شریعت ڈاکٹر انیس احمد
- تفہیم القرآن اور فی ظلال القرآن کا تقابلی مطابع سید حامد عبدالرحمن الکافر
- سید مودودیؒ کی سیرت نگاری ڈاکٹر شیخ مظہر صدیقی
- اسلام کا سیاسی نظام فکر اور مولانا مودودی پروفیسر غلام عظم
- مولانا مودودیؒ کی سیاسی نظر ڈاکٹر عبدالرشد فہد قلابی
- مولانا مودودیؒ کے ہاں علم کلام کی افادیت ڈاکٹر عبد الحق انصاری
- اسلامی معاشریات کی تکمیل میں سید مودودیؒ کا حصہ ڈاکٹر محمد عمر چھاپا
- مولانا مودودیؒ کی تقدیم مغرب ڈاکٹر محمود حسن غازی
- مردی کی اختیارات، حیثیت نسوان اور مولانا مودودیؒ ڈاکٹر زینت کوثر
- عرب دنیا: سیاسی فکر کے ارتقائیں سید مودودیؒ کا حصہ ڈاکٹر فتحی عثمان
- مشرق بید کے سلانوں پر سید مودودیؒ کے اثرات ڈاکٹر ایم کمال حسین
- مولانا مودودیؒ اور برطانوی ہند کا آینہ سیاسی نظام ڈاکٹر عمر خالدی
- سید مودودیؒ کے ہاں اسلامی تہذیب کا ایک بروت نظام ڈاکٹر عفان احمد خاں
- بلوجستان میں مولانا مودودیؒ کے اجداد کا تذکرہ ڈاکٹر فضل المولیٰ قریشی
- تفسیر القرآن کا ادبی پہلو محمد رفیع الدین فاروقی
- سید مودودیؒ کا سائنسی شور فیضان اللہ خاں

نیرو طبع

اسلام آپادھائیں

ہم اعلیٰ جنوں کیمپاپانے روجانان
مٹی تری کر جائیں گے سونے کے برابر

عوام الناس کی ولپیسی کو دیکھتے ہوئے اسلام آباد ہائیکورٹ کے ساتھ مزید میں حاصل کر کے اپارٹمنٹس کی تعداد بڑھادی گئی ہے جو افراد پہلے بکنگ نہیں کروائے وہ اب رابطہ کر سکتے ہیں۔

محل وقوع: VIP سکٹر 11-F کے ساتھ پہاڑوں کے دامن میں نئے ڈولپڈ سکٹر 11-E میں الفوز اکیڈمی کے پاس یاد رہے کہ 10-E پاکستان آرمی کلینیک مخفی ہے جہاں مستقبل قریب میں GHQ شفت ہو رہا ہے۔

اکاموڈیشن: 3 بیڈ، 3 باتھ، لاونچ، کچن، بالکونی، پارکنگ

پھلے آئیں،
پھلے پائیں...
اپارٹمنٹس کی تعداد محدود ہے۔

تعمیر شروع ہے،

خوبصورت سائیڈ میکنے کے لئے
آفس تعریف لاہیں

آفس تشریف لائیں

بِهِلْ آئَى،

پاہلے

ایاں ممنش کی تعداد محدود ہے۔

خصوصات:

- مارن، دور غفت، اتحادہ لاؤن، نیاس، چن، ہالنڈ باغھ • ہیدر رم سوٹ اماراتیوں سے ساٹھ
 - افزائش پلائٹ • عام مہانوں کیلئے کامن گیست روم • سروٹ کوارٹز کی خصوصی ہوٹ • مسجد، لاہوری
 - سکھو رنی اور پانی کا 24 گھنٹے مستقل نظام • گیس، بیکلی، فون سیستہ تام شہری ہویات موجود • لفٹ کا جدید نظام
 - تمام کلکشن اور لکچر زکی فراہمی کے ساتھ جون 2005 میں قبضہ • 15+12 ہزار مانڈ کرائے کی گارنی

قیمت: 20 تا 25 لاکھ بھرطاب قلور (علاوه سرونٹ)

اداگی: 25% بگ پر، بقایا 4 سماں احتساب میں یکشتوں اداگی پر 15% ڈسکاؤنٹ
ہمارا دعویٰ:

اسلام آباد میں اتنی خوبصورت لوکیشن میں اتنی مناسب قیمت میں اتنے اعلیٰ معیار کے اپارٹمنٹ موجود نہیں ہیں۔

email: alharampak@hotmail.com

اللهم صرمنا: 051-2253708، 0300-5300600، G-مركز اسلام آباد، فون: 10 بیوں مارکیٹ-9

مولانا مودودیؒ: دینی خدمات اور عصری معنویت

ماضی قریب کی اسلامی تحریکات کے تناظر میں

مولانا سید جلال الدین عمری °

اسلام کے ذریعے دنیا میں جوانقلاب برپا ہوا وہ اپنی نوعیت کا منفرد انقلاب تھا۔ اس طرح کا انقلاب پہلے بھی چشم فلک نے نہیں دیکھا تھا۔ دنیا کا مشکل ترین کام یہ ہے کہ بھٹکے ہوئے انسان کا رشتہ اللہ تعالیٰ سے جوڑ دیا جائے۔ اس انقلاب کے ذریعے یہی کارنامہ انجام پایا تھا۔

یہ ایک ہمہ جہت انقلاب تھا۔ یہ انقلاب فکر و نظر کا تھا، تہذیب و معاشرت کا تھا، قانون و سیاست کا تھا۔ یہ انقلاب روحانی بھی تھا اور مادی بھی۔ یہ اتنا بھرپور انقلاب تھا کہ زندگی کے تمام شعبے اس کے تابع ہو گئے اور جس رنگ میں وہ رکنا چاہتا تھا، رنگ گئے۔ یہ انقلاب نسل، قوم اور جغرافیائی حدود سے نآشنا تھا۔ یہ ایک عالم گیر انقلاب تھا۔ اس انقلاب کی پشت پر ایک طرف عقیدہ و فکر کی زبردست قوت تھی جو دلوں کو سخز کر رہی تھی، دوسری طرف اسے قوت نافذہ یا سیاسی قوت حاصل تھی جس کی وجہ سے اس کے اصول و نظریات معاشرے میں پوری طرح جاری و ساری رہے اور جہاں کہیں کوئی رخنہ یا شکاف نظر آتا اسے آسانی سے پُر کر لیا جاتا۔ یہ صورت حال جب تک اللہ نے چاہا، جاری رہی۔ پھر آہستہ آہستہ عقیدے اور فکر پر اضمحلال طاری ہونا شروع ہوا۔ اس

کے ساتھ زندگی کے ہر شعبے میں اس کے اثرات ظاہر ہونے لگے اور حکومت اور سیاست پر بھی اسلام کی گرفت ڈھیلی پڑتی چلی گئی۔ اس وقت تجدید و احیاے دین کی ضرورت پیش آئی اور اس سلسلے کی کوششوں کا آغاز ہوا۔ مجددین اور مصلحین امت نے جس دور میں جس طرح کی کمی محسوس کی، اسے ڈور کرنے کی کوشش کی۔

گذشتہ دو تین صدیوں کا جائزہ بتاتا ہے کہ اس کا تجدید و اصلاح کے لیے دنیا کے مختلف خطوں میں تحریکیں کام کرتی رہی ہیں اور انہوں نے فکر و عمل پر غیر معمولی اثرات چھوڑے ہیں۔

مسلمانوں کی تاریخ میں انہار ہوئیں اور انیسویں صدی ہڑی ہنگامہ خیز رہی ہیں۔ ان میں بہت ہی زبردست تبدیلیاں رونما ہوئیں۔ ایک طرف، نئے افکار، نئی سائنسی تحقیقات، جدید مکنالوگی اور نئے عزائم اور تازہ سیاسی قوت کے ساتھ ابھر رہے تھے، اور دوسری طرف مسلمان دنیٰ اور اخلاقی زوال کی طرف تیزی سے بڑھ رہے تھے۔ ان کی سیاسی قوت پارہ پارہ ہوتی جا رہی تھی۔ وہ مغرب کے افکار و تہذیب سے مرعوب اور خوف زده تھے۔ سیاسی طور پر مغربی سامراج کا اقتدار اور بالادستی انہیں اپنے نزع میں لے رہا تھا۔ یہ سلسلہ جاری رہتا تو معلوم نہیں حالات کیا رُخ اختیار کرتے اور مسلمانوں کی مکملی اور پستی اور دین سے ڈوری کس حد کو پہنچتی، لیکن اللہ کا کرم ہے کہ انہی صدیوں میں مسلمانوں میں، آزادی و خود مختاری کا احساس بیدار ہوا۔ اسی قیمتی احساس کے زیر اثر ایسی تحریکیں بھی انہیں جو امت مسلمہ میں ایمانی جذبہ اور دینی روح پیدا کرنا چاہتی اور اس کی پوری زندگی کو دین کی بنیاد پر منظم کرنے کا منصوبہ رکھتی تھیں۔ یہ تحریکیں دنیا کے مختلف خطوں میں انہیں۔ ان سب کے حالات یکساں نہیں تھے۔ اس لیے ان کی کوششوں کا انداز بھی مختلف تھا۔ جن حالات و ظروف سے وہ دوچار تھیں، ان کے لحاظ سے انہوں نے اپنی پالیسی اور لائجِ عمل وضع کیا۔ ان میں سے بعض تحریکیوں کا یہاں نہایت مختصر الفاظ میں ذکر کیا جا رہا ہے۔

• شیخ محمد بن عبدالوهاب (۱۷۹۳ء-۱۸۵۷ء) نے اپنی اصلاحی اور دینی کوششوں کا جب آغاز کیا تو وہ نجد و حجاز جہاں سے دنیا کو توحید کا درس ملا تھا، بدستی سے وہیں پر بے شمار بدعات و خرافات رواج پا پچکی تھیں۔ شیخ کی توجہ دو باتوں کی طرف تھی: ایک تو یہ کہ

بدعات و خرافات کو ختم کر کے توحید کے حقیقی تصور کو اجاگر کیا جائے، اور دوسرا یہ کہ لوگوں کو کتاب و سنت کی طرف رجوع کی دعوت دی جائے۔ انہوں نے اس کے لیے محمد بن سعود کی تائید حاصل کی اور ان کی مدد سے پورے چجاز سے بدعاویات و خرافات کو ختم کرنے میں بڑی کامیابی حاصل کی۔ اس کے اثرات بعد کی اصلاحی اور تجدیدی کوششوں میں صاف طور پر محبوس ہوتے ہیں۔

• شیخ محمد بن علی سنوی (۱۸۵۹ء-۱۸۷۸ء) نے چجاز، لیبیا، مصر، سوڈان، الجزاير وغیرہ میں تربیت گاہوں کا، جنہیں "زاویہ" کہا جاتا تھا، نظم قائم کیا۔ انھیں وہ اسلامی زندگی کا نمونہ بنانا چاہتے تھے اور فکری اصلاح کے ساتھ عملی تربیت بھی دیتے تھے۔ اس میں فوجی تربیت بھی شامل تھی۔ وہ دنیا می تعمیر نو کا عزم رکھتے تھے، اور اس کے لیے قدیم علم کے ساتھ جدید سائنس اور نکناں لوجی کو بھی ضروری خیال کرتے تھے تاکہ جدید یورپ کا مقابلہ کیا جاسکے۔ لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ جس عزم و ارادے کے ساتھ وہ اٹھے تھے، اس کے مطابق وہ اقدامات نہیں کر سکے۔ انہوں نے اور ان کے جانشینوں نے بڑی بے جگری سے طویل عرصے تک مغربی استعمار کا مقابلہ کیا، لیکن ذہنی و فکری لحاظ سے عالم اسلام یا اس کے کسی حصے کو نہ تو مغرب کے اثرات سے بچا سکے اور نہ صنعتی لحاظ ہی سے اسے مغرب کے مقابلے کے قابل بنا پائے۔

• حضرت سید احمد شہید (ش: ۱۸۳۱ء) کی برپا کردہ تحریک مجاہدین میں چند پہلو بہت نمایاں رہے ہیں۔ ان میں سے ایک ہے توحید خالص کا تصور اور دوسرا اتباع سنت کا جذبہ۔ یہ تحریک جب اٹھی تو ہندستان کے مسلمان عقیدہ توحید سے مخفف ہوتے جا رہے تھے اور طرح طرح کی بدعاویات و خرافات میں گرفتار تھے۔ سید احمد شہید اور ان کے ساتھیوں نے ان بدعاویات و خرافات پر براہ راست تلقید کی اور تو توحید خالص کے تصور اور اس کے تقاضوں کو اجاگر کیا اور اتباع سنت پر زور دیا۔ اس کے نتیجے میں عملاً بہت سی بدعاویات اور غیر اسلامی رسوم و رواج کا خاتمہ ہوا۔ اس پہلو سے یہ تحریک شیخ محمد بن عبدالوہاب تجدی کی تحریک سے کوئی تعلق نہ رکھنے کے باوجود بہت قریب نظر آتی ہے۔

اس تحریک کی دوسری خوبی یہ تھی کہ اس نے اپنے رفقا اور متأثرين میں تقویٰ اور خدا ترزی کی ایسی روح پھونک دی کہ لوگوں کی زندگیاں بدل گئیں، دین و ایمان کی ایسی بہار آگئی کہ

صحابہؓ اور تابعینؓ کے دور کی یاد تازہ ہونے لگی۔ اس کا تیسا پہلو یہ ہے کہ یہ اعلاء کلمۃ اللہ کی تحریک تھی۔ یہ اسلام کو سر بلند کرنے اور پورے نظام اسلامی کو زندہ کرنے کی تحریک تھی۔ یہ ایسی سیاسی قوت حاصل کرنا چاہتی تھی کہ اسلام کے احکام کو نافذ کرنے میں کوئی رکاوٹ نہ ہو۔ افسوس کہ یہ تحریک اپنوں کی سازشوں کا شکار ہو گئی، ورنہ کم از کم شمال مغربی ہند کا رخ بدلت گیا ہوتا۔ یہ تحریک بظاہر سیاسی طور پر ناکام ہو گئی، لیکن اس کے رفقا اور علم بردار ہندستان میں دور دور تک پھیل گئے۔ ان کی کوششوں کے اثرات آج تک محسوس کیے جاسکتے ہیں۔

● حسن البنا شہیدؓ اور الاخوان المسلمون: اخوان المسلمين کے بانی شیخ حسن البنا شہیدؓ (۱۹۰۶ء-۱۹۴۹ء) کو اللہ تعالیٰ نے بڑی خوبیوں اور صلاحیتوں سے نوازا تھا۔ وہ اسلامی علوم پر وسیع نظر رکھتے تھے اور دو یہ جدید کے تقاضوں سے بھی بخوبی واقف تھے۔ انہوں نے اسلام کو جامد نہ ہب کی جگہ ایک انقلابی فکر کی حیثیت سے پیش کیا اور واضح کیا کہ اسلام محض عقائد و عبادات ہی کا نام نہیں ہے، بلکہ اخلاق و سیاست، روحانیت و مادیت، تزکیۃ نفس، جدوجہد اور جہاد کا مجموعہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ دنیا کے خود ساختہ اور باطل نظام، انسان کے جن مادی مسائل کو حل کرنا چاہتے ہیں، اسلام ان مسائل کو ان سے بہتر طریقے سے حل کرتا ہے اور اس کی روح کی تسلیکن کا سامان بھی فراہم کرتا ہے۔ وہ اسلام کو ایک مکمل نظام حیات کے طور پر دنیا میں قائم کرنا چاہتے تھے۔ اس کے لیے انہوں نے افراد کی علمی اور عملی تربیت کی اور انھیں تیار کیا۔ اس تحریک کو شدید آزمایشوں سے گزرنا پڑا۔ افسوس کہ خود مسلمانوں کے ہاتھوں اس تحریک کو سخت نقصان پہنچا۔ اب بھی یہ عالم اسلام کی ایک تعلیم شدہ طاقت ہے۔

● سید ابوالاعلیٰ مودودی اور تحریک اسلامی: دور جدید کی اسلامی تحریکوں میں جماعت اسلامی نسبتاً کم عمر ہے۔ اس کی بنیاد سید ابوالاعلیٰ مودودیؓ (۱۹۰۳ء-۱۹۷۹ء) نے رکھی۔ وہی اس کے پہلے قائد تھے اور ایک طویل عرصے تک اس کی قیادت کرتے رہے۔ یہاں ہم مولانا مودودیؓ کی شخصیت، ذاتی و فکری روحان، افکار و نظریات، ان کی عملی جدوجہد اور مساعی اور آج کے دور میں ان کی معنویت کو سمجھنے کی کوشش کریں گے۔
مولانا مودودیؓ اس دور کے نام و مرکز اور صاحب قلم تھے۔ ان کی تحریریں میں بڑی تازگی

اور قوت و توانائی پائی جاتی تھی۔ دورِ جدید کے ذہن کو سمجھنے اور اس کی علمی سطح سے بات کرنے کی ان میں غیر معمولی صلاحیت تھی۔ اللہ تعالیٰ کا ان پر بڑا فضل و کرم رہا کہ ان کی یہ صلاحیت شروع ہی سے دین کی خدمت اور اس کی سربلندی کے لیے وقف رہی۔ آغازِ شباب سے لے کر آخری لمحاتِ حیات تک کوئی اور ہدف ان کے سامنے نہیں رہا۔ دین پر ہونے والے علمی اور فکری حلولوں کے مقابلے میں وہ ہمیشہ سینہ سپر رہے۔ ان کے جان دار قلم نے بہت سی گفتگوں کو سنجھایا، نئے اعتراضات کو رفع کیا اور شکوک و شبہات کے گرد وغبار کو صاف کر کے دین کے صحیح تصور کو نکھارا۔ انہوں نے اسلام کو دنیا کا برتر نظام فکر و عمل اور آخرت کی نجات کا واحد ذریعہ ثابت کرنے کی کامیاب کوشش کی، جو مدعیان علم آج کے دور میں اسلام کو ناقابل عمل اور ایک فرسودہ نظام قرار دے رہے تھے۔ ان کے دلائل کے بخیج ادھیزر دیئے، اور جو دانش و راستے تفحیک کا نشانہ بنائے ہوئے تھے ان کی دانش و ری کا بھرم کھول دیا۔ وہ اس دور میں اسلام کے نہایت متوازن عالم دین، انتہائی ذہین و کیل اور قابل اعتماد ترجمان تھے۔ اپنے زور بیان اور قوت استدلال سے اسلام کی بہت ہی عمدہ و کالت اور ترجمانی کے فرائض انجام دیتے رہے۔

مولانا مودودیؒ کی زندگی کا ایک تاباک اور درختاں پہلو یہ بھی ہے کہ وہ محض مفکر اور مصنف نہ تھے بلکہ انہوں نے اسلام کو معاشرے میں قائم اور نافذ کرنے کی منظہم جدوجہد شروع کی اور بے شمار بندگاں خدا کے دلوں کو اس یقین سے بھر دیا کہ اسلام غالب اور سربلند ہونے کے لیے آیا ہے۔ اگر صحیح نجح سے کوشش ہو اور اس کے تقاضے پورے کیے جائیں تو وہ ریگ زار عالم کو بہارستان میں تبدیل کر سکتا ہے۔ اس کی کامیابی و کامرانی کی راہ میں کوئی نظریہ اور کوئی فلسفہ رکاوٹ نہیں بن سکتا۔ انہوں نے دین کی سربلندی کے لیے جدوجہد کا جو جوش اور جذبہ بیدار کیا، اس نے بے شمار زندگیوں کا رخ بدل دیا اور آج بھی وہ کتنے ہی سینوں کو گرامے ہوئے ہے۔ دین کی دعوت اور اس کے قیام کی جدوجہد کا رنگ اور جذبہ مولانا مودودیؒ کی شخصیت پر اس قدر رچا ہے کہ دنیا انھیں اسلامی نظام کے علم بردار ہی کی حیثیت سے جانتی اور یاد کرتی ہے۔ ان کے ذکر کے ساتھ اس جدوجہد کا تصور ذہنوں میں خود بخود اپھر آتا ہے۔